

گرامی قدر محزون و منموم حضرت مولانا نعیم صاحب، برادر عزیز مولوی محمد اور حضرت والا مرحوم کے تمام ہی متعلقین، متبطلین و مسترشدین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیم مسنون آج بروز منگل ۱۲ شعبان ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۳ جولائی ۲۰۱۱ء عشاء کی نماز سے قبل شیخ وقت پیر طریقت حضرت مولانا یونس صاحب کے
حادثہ وفات کی اطلاع موصول ہوئی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَا يَشَاءُ لَا يَكُونُ. غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَسْكَنَهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ، وَأَفَادَنِي عَلَيْهِ شَآئِبَ غُفْرَانِهِ،
وَأَفْرَغَ عَلَى قُلُوبِكُمْ صَبْرًا جَمِيلًا وَعَلَى مَنْ فَقَدْتُمْ أَجْرًا جَزِيلًا بِلُطْفِهِ وَرَحْمَتِهِ.

قابل احترام حضرت مولانا نعیم صاحب! حضرت والا کی شخصیت اس خط الرجال کے دور میں ان گنی چنی شخصیتوں میں سے تھی جن کے تصور سے اس پر فتن
دور میں امیدیں بندھتی تھیں۔ وہ ان اہل اللہ میں سے تھے جنہوں نے زہد فی الدنیا کی ایک مثال قائم کر دی۔ ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ رضائے الہی کا پابند ہو کر
آخرت کی تیاری میں گزرتا تھا اور جن کی دعاؤں کا سایہ پوری امت کے لئے باعث رحمت ہوتا تھا۔ وہ علم و فضل اور زہد و تقویٰ کے بلند معیار پر فائز ہونے
کے باوجود سادگی و تواضع میں سلف کی یادگار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے علم دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ اصلاح خلق کا عظیم کام ان سے لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں
کہ پچھلی چند ہائیوں سے آپ کی شخصیت عموماً پورے جنوبی افریقہ کے لیے اور خاص طور پر اہل ڈربن کے لیے مرجع کی حیثیت اختیار کر چکی تھی۔ آپ کے
متعلق یہ بات صد فیصد ثابت ہو کر رہی کہ طاب حیا و میت۔ آپ کی وفات نے متقدمین کی وفات کے واقعات کی یاد تازہ کر دی۔ حماد بن سلمہ نے نماز کی
حالت میں وفات پائی۔ عبد اللہ بن مبارک نے مذاکرہ حدیث میں وفات پائی۔ امام ابو یوسف و امام محمد نے فقہی مسئلہ کو حل کرتے ہوئے وفات پائی اور ابو
زرعہ حدیث کی تلاوت کرتے ہوئے آخرت کے راہی ہوئے۔ اور ہمارے حضرت والا نے انتہائی پاکیزہ قابل رشک موت پائی۔

حضرت! وفات کی اطلاعات یہاں روزانہ ہی آتی رہتی ہیں مگر آج کی خبر نے تھوڑی دیر کے لیے ہوش و حواس کو ختم کر دیا، پوری فضا کو سوگوار کر دیا۔
یہ ناکارہ آپ حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کی مغفرت و رفع درجات کے لیے دعا کر رہا ہے۔ عشا کی نماز کے بعد سے اجتماعی و انفرادی
ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رہا، اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

حق جل مجدہ آپ کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور حضرت کے باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کے لیے نعم الخلف لنعم السلف کا
مصدق بنائے۔ ہمت و توانائی عطا فرمائے اور حضرت کی نسبت اتحادی آپ کی طرف منتقل فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

عباس بن آدم

دارالعلوم زکریا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعزیتی بیانات بروفات حضرت مولانا یونس چٹیل حب رحمتہ اللہ
بروز منگل ۱۲ جولائی ۲۰۱۱ء مطابق ۱۰ شوال المعظم ۱۴۳۲ھ

گرا می قدر حضرت مولانا نعیم صا و اہل خانہ اور حضرت کے تمام متعلقین و مسترشدین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا !

دیگر موضوع ہے کہ ابھی کچھ ہی دیر قبل شیخ طریقت عارف باللہ اختر ثانی حضرت مولانا یونس چٹیل صابر جنہیں اب رحمۃ اللہ لکھتے قلم
لڑتا ہے کی وفات حسرت کی اطلاع ملی غفر اللہ و خیر درجہ جاتہ و خاص علیہ صبرا جمیلا و اجرا جزیلا
حضرت کی وفات ہم سب ہی کے لئے غمنا اور خصوصا اہل دین کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے کم نہیں ہے واقعتاً آخرت کا جو جزر مسرور اور آپ کی
حیات طیبہ فتنوں کے لئے مسر باب کا درجہ رکھتی تھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ صحابہ کرام کے لئے اور صحابہ کرام کی حیات لبد والوں کے لئے
امن کا سبب تھی یہی کچھ حال ہمارے حضرت کا بھی رہا اب الامات والحفیظ۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت سعید بن جبیر کی وفات کا حادثہ پیش آیا ۹۵ھ میں ظالم حجاج کے ہاتھ سے تو محاصرہ علماء میں سے
حضرت حسن بھری وغیرہ نے فرمایا سعید بن جبیر کی وفات کا واقعتاً ایسے وقت میں پیش آیا ہے کہ وہ نرس کے تمام علماء ان کے علم کے محتاج تھے یہی
صورت حال اس وقت محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں کے تمام ہی عوام و خواص نے انہیں مزجے بنا لیا تھا ان کی وفات پر کل صغیر فقہ آباد و کل
کبیر فقہ آخا کا منظر پیش کر رہا ہے۔ مرحوم و مغفور دونوں ہی طبقہ میں برابر مقبول رہے عوام تو عام بلکہ پچھلے چند سالوں میں عوام سے زیادہ علماء کا
ان کی طرف رجوع یہ ان کے مقبول عند اللہ ہونے کی واضح دلیل ہے اور قبول حجۃ الاسلام و موتہ قاسم نا تو ہی رحمۃ اللہ علیہ مقبولیت و محبت ہے جو
ادرس نیچے کی طرف آئیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حق مجبور نے انہیں گونا گوں منجات اور خبروں سے نوازہ تھا حضرت باوجود علم و عمل کی گرامی دیگرانی کے تواضع و کباری
کے پیکر تھے۔ وہ مجبور سے بھی اس طرح ملاقات کرتے گویا وہ خود ہی چھوٹے ایسے کھلے شیخ سعدی نے نیرت سے پڑھوہ سرزدیں۔
علم طور و لوگ افراط اور تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اعتدال سے ہٹ جاتے ہیں حضرت کا یہ کمال تھا کہ حد مقبولیت کے باوجود ہادہ اعتدال
سے منحرف نہیں ہوئے نہ حسن کی زبانی پر کر کے تنقیص و تعییر آئی اور تمام اس کے ساتھ ادب و احترام کم سلوک رہا چاہے کسی طبقہ و جاعت کے ساتھ وہ مسلک
حسن بھری نے فقہ کی توفیق میں فرمایا ہے انما الفقہ الاھدی فی الدنیا الراغب فی الاخرۃ البصر باحس دینہ الملائک
علی عبادہ ص۔ یہ اگر میں کا کوئی پیکر محسوس دیکھتا ہوں تو وہ مرحوم کی ذات گرامی تھی۔

حضرت کی مقبولیت کا اصل راز حضرت کی طرف خدا ان کے شیخ وقت عارف باللہ حضرت رشہ محمد اختر صا ادام اللہ فیوضہم کی توجہات اور
دعائیں اور خود حضرت مرحوم و مغفور کے دگ دریشے میں حضرت دالاک محبت و عقیدت رچی بسی تھی اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ وہ یہاں دالوی کے لئے اختر ثانی
ہو گئے تھے غفر اللہ لہم خدا بخشنے بہت سے خوبیاں ہمیں دینے والے ہیں۔

یہ نامارہ آپ تمام ہیں حضرت کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کر رہا ہے حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر درجہ عالیہ سے نوازے اور
پس باغ کمال کو جبریل اور اجر جبریل سے نوازے اور امت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

شریک غم عباس بن آدم الندوی
خادم دارالعلوم کرا یا۔ زکریا پارک

املا خلیفہ: حضرت کی وفات پر ندوی اسلام پر
کی گئی تقریر کا خلاصہ ہے